(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب.......................... سازش کا انکشاف

مصنف.......................... سید محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہ

تعداد.......................... 1100

جدید ایڈیشن .... بار اوّل

سن اشاعت.......................... 2010ء

مطبع.......................... حزب الاسلام پرنٹر

کمپوزنگ.......................... ایم خالد اقبال

ہدیہ.......................... 25 روپے

ناشر.......................... نور الہدیٰ فاؤنڈیشن

گلشنِ سعید مانانوالہ فیصل آباد

ملنے کے پتہ

مرکزی دفتر: نور الہدیٰ فاؤنڈیشن

گلشنِ سعید مانانوالہ فیصل آباد

آئینہ ترتیب

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
احساس زیاں	4	شراب بطور دواء	22
مکار ابلیس کا ایک خطرناک داؤ	7	شراب سے توبہ کرنے والا	24
شراب اور خنزیر	8	معاذ اللہ ماں سے بدکاری	25
شراب کی آمیزش والے ماکولات و مشروبات	8	شراب کے شکاریوں پر لعنت	26
مسلم سائنسدانوں کی ذمہ داری	9	شراب کے حرام ہونے کا واقعہ	26
اربابِ اختیار کی ذمہ داری	9	شراب کے فقہی مسائل	28
خنزیر کے اجزاء کی آمیزش والی اشیاء	9	شراب طبی و عقلی نقطہ نظر	29
خنزیر کے نام کی اصلاحات	10	شراب کے نقصانات	30
خنزیر کی ملاوٹ شدہ اشیائے خوردنی	11	خنزیر	32
خشک دودھ اور خنزیر کی چربی	12	اسلام کا نقطہ نظر	32
وفاقی محتسب کا وضاحتی بیان	13	طبی و عقلی نقطہ نظر	35
P.C.S.I.R لیبارٹریز کی رپورٹ	15	بے غیرتی و بے حیائی کے اثرات	37
سور کی چربی کے مسلمان تاجر	16	جنتی ماحول کی رفعتیں	39
خدا اور سول ﷺ کے نام پر اپیل	17	روزمرہ معمولات زندگی میں احتیاط	41
شراب	19	عام تقریبات	42
شراب کی اقسام	19	حلال کو حرام کہنا حرام ہے	43
اسلام کا نقطہ نظر	20	دودھ میں مضر صحت اور خطرناک کیمیکلز کی ملاوٹ کا انکشاف	46
ترجمہ آیات قرآن بسلسلہ خمر	20	ایریا منیجر کی گواہی	48
احادیث مبارکہ			

نَحْمَدُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْمُجْتَبٰی
وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَائِمًا اَبَدًا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

احساسِ زیاں

اُمتِ مسلمہ کے ایک ادنیٰ سے فرد ہونے کی حیثیت سے میرا یہ دینی فریضہ ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے ان کی غیرتِ ایمانی کے نام پر اپیل کروں کہ وہ اپنے ایمان وایقان کی دولت کو شیطان صفت لٹیروں سے محفوظ رکھیں اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۱) پر عمل کرتے ہوئے حرام خوری سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

برادرانِ اسلام! شیطان کو بدر وحنین میں لگے ہوئے گھاؤ نہیں بھولے، اسے معلوم ہے کہ اسلام کے جیالے سپوت اس کی بچھائی ہوئی بساط کو کئی بار تہہ وبالا کر چکے ہیں۔ وہ نعلینِ مصطفےٰ کے شیدائیوں سے لرزہ براندام ہے۔ اس کی تمنا ہے کہ وہ ان ''پراسرار بندوں'' کے روحانی ارتقا میں رکاوٹ ڈال دے تا کہ ان کی ضربِ ایمانی اس کے کلیجے کو پاش پاش نہ کر سکے اور آج ابلیسِ لعین اپنے اس گھناؤنے پروگرام میں کافی حد تک کامیاب بھی ہے۔ وہ مسلمان کہ جن کا نام سن کر بڑے بڑے جابر اور ظالم شہنشاہوں کے پتے پانی ہو جایا کرتے تھے۔ آج خود دبکے بیٹھے ہیں، وہ مسلمان کہ جن کا نام بے کسوں ومظلوموں کیلئے فرحت وانبساط کا پیغام ہوا کرتا تھا، آج

۱: یعنی (اے مسلمانو!) تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

خود ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔اور شیطانی قوتیں اپنی کامیابی پر لڈی ڈال رہی ہیں۔

کبھی تو یہ حال تھا کہ:

زمانۂ خلافت میں حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے ایک بار آپ کی خدمت میں دودھ کی لسی پیش کی اور آپ نے خلافِ معمول بغیر تحقیق کے اُسے نوش فرمالیا،مگر طبیعت میں بے چینی سی پا کر غلام سے دریافت فرمایا''لسی کیسی تھی؟ کہاں سے لائے ہو؟'' غلام نے عرض کیا کہ حضور میں زمانہ جاہلیت میں کہانت (۱) کہا کرتا تھا۔آپ کی غلامی میں آنے سے قبل میں نے کسی کو کوئی بات بتائی تھی۔آج مجھے اس کے معاوضہ میں دودھ ملا تھا، یہ اس دودھ کی لسی ہے، یہ سنتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت بے چین ہوگئے ،فوراً اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور قے کردی مگر تسلی نہیں ہوئی، دوبارہ پھر کوشش کر کے جتنی بھی ہوسکی قے کی ،حتیٰ کہ اتنی بار قے کی کہ حالت غیر ہوگئی۔لوگوں کو خدشہ پیدا ہوگیا کہ خدانخواستہ اب تو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی۔انہوں نے عرض کیا اے خلیفۃ الرسول ﷺ بس کیجئے ،اب قے کی کوشش نہ کیجئے اب تو آپ کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں رہا، جو قے سے نکل سکے،اس پر فرمانے لگے'' مجھے ڈر ہے کہ اس لسی کا کوئی قطرہ میرے پیٹ میں نہ رہ گیا ہو۔'' پھر رو پڑے اور کہنے لگے۔''اے اللہ تعالیٰ جو میری طاقت میں تھا وہ میں نے کر دیا ہے لیکن اگر اب بھی کوئی قطرہ پیٹ میں ہو تو مولیٰ تعالیٰ مجھے معاف فرمادے۔''

اس حدیث کو قدرے اختصار کے ساتھ امام بخاری علیہ الرحمہ نے بھی نقل فرمایا ملاحظہ ہو بخاری رقم الحدیث **3842**

---

۱ : یعنی غیب کی باتیں اٹکل پچو لگا کر بتانا، یہ بات اسلام میں حرام ہے۔

اللہ اکبر! اندازہ فرمایئے کہ کہانت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں کہی تھی اور یہ کمائی بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں کی تھی، بلکہ یہ سب فعل غلام کا تھا، مگر احتیاط وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ شبہ والی چیز بھی شکم اقدس میں نہ رہنے دی۔

یہ ایک مثال محض آپ کی ایمانی قوت کو بیدار کرنے کے لئے دی ہے، ورنہ صحابہ کرام اور اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (کہ جن کے تقویٰ و طہارت کی گواہی خود قرآن کریم دے رہا ہے) اور دیگر اہلِ ایمان کے بہت سے ایسے واقعات ہیں جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان سب کے پیشِ نظر حضور سیّد الکونین ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ارشادات عالیہ تھے:

☆ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ایک کپڑا دس درہم میں خریدے جس میں ایک درہم حرام کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز مقبول نہیں فرماتا، جب تک کہ وہ کپڑا اس کے جسم پر ہے۔''

(مشکوٰۃ شریف رقم الحدیث 62789 بیہقی رقم الحدیث 6114)

یعنی حرام خور کی نماز بھی قبول نہیں، بلکہ ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا:

☆ ''ایک شخص لمبے سفر سے آیا ہو، پریشان بال، گرد آلود چہرہ لئے (بڑی عاجزی سے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگے) اور کہے: اے میرے رب! اے میرے رب حالانکہ اس کا کھانا بھی حرام ہے، پینا بھی حرام ہے، لباس بھی حرام ہے، بھلا اس شخص کی دعا کس طرح قبول ہو سکتی ہے۔'' (مشکوٰۃ شریف، رقم الحدیث 2760 صحیح مسلم رقم الحدیث 56-1015، ترمذی 2989، دارمی رقم الحدیث 2717 احمد فی المسند 328/2)

سوچیے ! کہیں ہماری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب معاذ اللہ حرام خوری تو نہیں کہیں ہم اپنی قبر کو جہنم تو نہیں بنا رہے؟ یہ اس لئے کہ میرے آقا و مولیٰ (فداہ امی وابی روحی وجسدی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

☆''جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو کہ حرام سے پیدا ہوا ہو اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوا ہو، دوزخ اس کے زیادہ لائق ہے۔''

(مشکوٰۃ شریف رقم الحدیث 2772 ،دارمی رقم الحدیث 2776 احمد فی المسند 321/3 بیہقی فی شعب الایمان رقم الحدیث 5761)

احادیثِ مبارکہ کے عظیم الشان ذخیرہ سے صرف چند ایک احادیثِ مبارکہ اس لئے نقل کی ہیں کہ سمجھنے والے کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اب وہ لوگ جو چور بازاری کرتے ہیں، لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، سود کا کاروبار کرتے ہیں، رشوت دیتے اور لیتے ہیں کم تولتے ہیں، کم ماپتے ہیں، اشیاء میں ملاوٹ کرتے ہیں، بجلی یا ٹیکس چوری کر کے قوم و ملک سے غداری کرتے ہیں۔ خود سوچیں کہ وہ اپنی قبروں کو جنت کا باغ بنا رہے ہیں یا جہنم کا گڑھا، یہ بیوی بچے یہ دوست احباب کہ جن کی خاطر آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں قبر و حشر میں آپ کا بالکل ساتھ نہیں دیں گے۔

مکار ابلیس کا ایک خطرناک داؤ:

کچھ تو وہ لوگ ہیں جو مذکورہ بالا طریقوں سے حرام کھاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ جو بے چارے اپنے گمان میں کھاتے تو حلال ہیں مگر نہیں جانتے کہ اس حلال میں حرام ملا دیا گیا ہے۔

شراب اور خنزیر:

اہلِ اسلام کے نزدیک شراب اور خنزیر نجس ترین چیزیں ہیں۔ ایک ایمان والے کوان کے نام ہی سے گھن آتی ہے، مگر ابلیس لعین کی مکاری دیکھئے کہ وہ خمر و خنزیر کو اہل اسلام کے سامنے اس انداز سے پیش کر رہا ہے کہ مسلمان خوشی خوشی اس روحانی زہر کو استعمال کر رہے ہیں، زیرِ نظر رسالہ میں پہلے تو رسائل واخبار کے حوالہ سے ان اشیاء کی نشان دہی کی جائے گی کہ جن میں اُم الخبائث شراب یا خنزیر کے اجزا شامل ہوتے ہیں اور بعد میں شراب اور خنزیر (سوَر) کے حرام ہونے پر شرعی اور طبی نقطۂ نظر سے کچھ بحث ہوگی تا کہ عوام الناس ان کی حقیقت وحیثیت سے اچھی طرح باخبر ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ ناچیز اپنے پروردگار سے اس کے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق مدد کا خواستگار ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر۔

شراب کی آمیزش والے ماکولات ومشروبات:

شراب اپنے معروف ناموں کے ساتھ عموماً عام اشیاء میں ملا کر نہیں بیچی جاتی مگر شراب کا جزو مؤثر ''الکحل''(Alcohaol) اکثر وبیشتر انگریزی ادویات یا سیرپ (شربت) وغیرہ میں حتیٰ کہ بعض گولیوں میں بھی ملایا جاتا ہے۔ طبی نقطۂ نظر سے ''الکحل'' ہی وہ چیز ہے جو شراب کے اندر اثر رکھتی ہے اور جس شراب میں الکحل کی جتنی زیادہ مقدار ہوگی شراب بھی اتنی ہی تیز ہوگی اور ''الکحل'' کی مقدار جس تناسب سے کم ہوگی شراب اپنے اثر کے اعتبار سے اسی قدر کمزور ہوگی، جیسا کہ آئندہ صفحات میں نقل کیا جائے گا۔

مسلم سائنسدانوں کی ذمہ داری:

دریافت طلب امر یہ ہے کہ ادویات میں ڈالی جانے والی دوائی الکحل (Alcohol) وہی ہے جو شراب کا جوہر ہوتی ہے یا اس کے سوا کوئی اور دوائی (Medicine) ''الکحل'' کے نام سے معروف ہے۔ اگر شراب والی ''الکحل'' ہی ہے، تو عالمِ اسلام میں اس پر پابندی لگنی چاہئے اور مسلمان سائنس دان صاحبان (ڈاکٹرز حضرات) کو چاہئے کہ وہ اپنی قوت ایمانی کو بروئے کار لاتے ہوئے ادویات کو محفوظ (Preserve) کرنے کے لئے بطور جراثیم کش دوائی اس (الکحل) کا متبادل ایجاد کرلیں۔ اگر پہلے سے اس کا متبادل ایجاد ہو چکا ہو تو ادویات و مشروبات میں وہی استعمال کیا جائے، مثلاً سوڈیم بینزوئیٹ یا اسی قسم کی دوسری ادویات۔

ارباب اختیار کی ذمہ داری:

اور اگر یہ دوائی (الکحل) شراب والی الکحل نہیں تو اس کی وضاحت قومی اخبارات اور رسائل وجرائد میں ایسی جلی سرخیوں کے ذریعے کی جائے کہ احتیاط پسند صارفین تذبذب سے بچ سکیں۔

خنزیر (سوٴر) کے اجزاء کی آمیزش والی اشیاء:

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 22 اپریل 1988ء ص 8 کالم نمبر 3،4 پر اور اسی طرح ماہنامہ ترجمان القرآن 1988ء میں اقتباس کی شکل میں اردو ڈائجسٹ کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی جسے من وعن یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''متحدہ عرب امارات کی حکومت نے پروفیسر احمد صقر (بیروت) کا ایک

مقالہ شائع کیا ہے، جس میں بڑی تحقیق کے بعد یورپ اور امریکہ کی ان چیزوں کی فہرست دی گئی ہے جن میں خنزیر کے جسم کا کوئی نہ کوئی جزو ضرور شامل کیا جاتا ہے۔ ان اشیاء میں صابن اور کریم کے علاوہ کھانے کی چیزیں مثلاً چاکلیٹ بسکٹ، پنیر، ڈبل روٹی اور مشروبات شامل ہیں۔ مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے کہ وہ اس سلسلہ میں حسب ذیل الفاظ خاص طور پر نوٹ کریں اور جن چیزوں پر بھی یہ لکھے ہوں سمجھ لیں کہ ان میں خنزیر کی چربی اور گوشت شامل ہیں۔ یہ چیزیں حرام ہیں، جس دوکاندار کے پاس دیکھیں اس کی ایمانی حس سے اپیل کریں اور بتائیں کہ یہ چیزیں ہمارے دین میں حرام ہیں، ان کا فروخت کرنا بھی حرام ہے۔

خنزیر کے نام کی اصطلاحات:

۱۔ پگ، ہاک سوائن (Pig, Hog, Swine) خنزیر کو کہتے ہیں۔

۲۔ پورک (Pork) سپورکل (Sporakle) ہیم (Ham) بیکن (Becon) اور نمکین پورکر (Porker) گوشت خنزیر ہی کے مختلف نام ہیں۔

۳۔ لارڈ (Lard) خنزیر کی چربی کو کہتے ہیں۔

۴۔ جیلیٹن یا جیلو (Geltin,Gello) ایک سیال ہے جس میں زیادہ تر جزو خنزیر کی کھال، ہڈیوں اور کھروں کا ہوتا ہے۔

۵۔ پیپسن (Pepsin) ایک دوا ہے جس میں خنزیر کا خون شامل ہوتا ہے۔

۶۔ ایل شارٹنگ یا اینیمل شارٹنگ (L-Shortening) یا (Animal Shortening) ایک تیل ہے جس میں عام طور پر کھانا پکایا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ تر خنزیر کی چربی یا ایسے جانوروں کی چربی ہوتی ہے جن کا جھٹکا کر کے

گوشت بنایا جاتا ہے۔

خنزیر کی ملاوٹ شدہ اشیائے خوردنی:

اشیائے خوردنی کی فہرست میں یہ اجزاء شامل ہیں:

(۱) پرنس چاکلیٹ (Prince Chocolat)

(۲) کریفٹ چیز (Craft Cheese)

(۳) رے مارک چیز (Ramark Cheese)

ان دونوں کمپنیوں کے بنے ہوئے پنیر، خنزیر کے دودھ پیتے بچے کے معدے سے بنائے جاتے ہیں۔

(۴) یورپ اور امریکہ میں بنے ہوئے زیادہ تر بسکٹ، پیسٹریاں اور روٹیاں خنزیر کی چربی سے تیار کی جاتی ہیں۔

(۵) پیپسی کولا مشروب میں پیپسن ملائی جاتی ہے۔ خیال رہے میٹریا میڈیکا کے مطابق پیپسن تندرست خنزیر، بچھڑے یا بھیڑ کے معدہ سے حاصل کی جاتی ہے۔

حسب ذیل استعمال کی چیزوں میں لارڈ یعنی خنزیر کی چربی شامل کی جاتی ہے۔

LUX, CAMY SOAP, AVERY SOAP, SOAP LATA GUARD ZICT, BRYL CREAM, LISCAP.

بالوں کی کریم یہ تمام چیزیں کولگیٹ (Colgate) اور پام لیف (Palamleaf) اسی طرح کولگیٹ اور بروپن فوڈ (Burpen Food) کے بنے ہوئے ٹوتھ پیسٹ میں بھی خنزیر کی چربی ہوتی ہے۔ سائنسی تحقیق سے یہ پتہ چلا ہے کہ سوائے خنزیر کے دیگر ہر جانور کی چربی جسمِ انسانی میں پگھل جاتی ہے، چنانچہ

خنزیر کی چربی نسوانی لپ اسٹک میں ملائی جاتی ہے۔

وضاحت : جیسا کہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے کہ ہم نے یہ مضمون روزنامہ نوائے وقت لاہور ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور اور ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور کے حوالہ سے من وعن نقل کیا ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ پاکستان میں تیار ہونے والے مشروب پیپسی کولا، کوکا کولا اور اسی قسم کے دوسرے مشروبات میں خنزیر کے معدہ سے تیار ہونے والی دوائی پیپسن ملائی جاتی ہے یا نہیں، بلکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ غیر ملکی مشروبات تیار کرنے والی کمپنیاں اس خبر کی اشاعت کے فوراً بعد وضاحت پیش کرتیں کہ پاکستان میں تیار ہونے والے ان مشروبات میں پیپسن ملائی جاتی ہے یا نہیں اور اگر ان کمپنیوں نے وضاحت کی تھی اور ہماری نظر سے وہ وضاحت نہیں گزری، تو ہم گزارش کرتے ہیں وہ اخبار یا اس کا تراشہ یا اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی ادارہ حزب الاسلام 201/ر۔ب براستہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد کے نام بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جائے تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس وضاحت کو شاملِ اشاعت کیا جا سکے۔

خشک دودھ اور خنزیر کی چربی:

مورخہ 13 اپریل 1985ء کو روزنامہ ''جنگ لاہور'' کے ص۲ کالم نمبر۶ پر ایک خبر شائع ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ ''شیر خوار بچوں اور بڑوں کے لئے جاپان اور مغربی ممالک سے درآمد کئے جانے والے خشک دودھ میں سوٗر کی چربی شامل ہوتی ہے۔ سنگاپور کی مسلم مشنری کے جریدہ ''وائس آف اسلام'' میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق یہ بات ملائشیا کی صارفین کی ایسوسی ایشن نے بتائی ہے۔ ایسوسی ایشن نے ان الزامات کی تحقیقات کی تھی کہ خشک دودھ میں سوٗر کی چربی ملائی جاتی ہے۔ اس امر کی

شہادت ایم، ٹی گلینز کی لکھی ہوئی کتاب سے بھی ملتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دودھ کو خشک کرنے کے لئے سؤر کی چربی استعمال کی جاتی ہے، مثال کے طور پر 880 گرام خشک دودھ میں 120 گرام سؤر کی چربی ہوتی ہے۔اس ضمن میں ملائشیا کی ایسوسی ایشن نے سویڈن کے متعلقہ اداروں سے رابطہ قائم کیا، جنہوں نے تحقیقات کے بعد اس امر کی تصدیق کردی۔ سویڈن کی مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری محمود الدیبی نے کہا ہے کہ اگر آپ کو بچوں کے لئے دودھ کی تلاش ہے تو آپ کو ایسا دودھ نہ ملے گا جس میں سؤر کی چربی نہ ہو۔ جاپان میں بھی صارفین کی یونین نے اس کی تصدیق کی ہے۔"

اس خبر کی اشاعت پر لوگوں میں بے چینی پھیل گئی، کیونکہ اکثر لوگ اپنے بچوں کو ڈبے کا دودھ (یعنی خشک دودھ) پلاتے ہیں علاوہ ازیں پاکستان میں دیگر بہت سی چیزوں مثلاً بعض مٹھائیوں، آئس کریم، پیسٹری، نان اور ڈبل روٹی وغیرہ میں یہ بکثرت استعمال ہوتا ہے۔اس کی چائے بھی بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ مختلف افراد نے مطالبہ کیا کہ اس بات کی تحقیق کروائی جائے۔

وفاقی محتسب کا وضاحتی بیان اور وزارتِ تجارت کی تحقیقات:

مذکورہ بالا خبر کی اشاعت کے تقریباً 16 ماہ بعد 2 اگست 1986ء کو جناب وفاقی محتسب پاکستان کے حوالہ سے یہ خبر قومی اخبارات میں شائع ہوئی

"مغربی ممالک سے درآمد شدہ خشک دودھ میں سؤر کی چربی موجود نہیں۔"

خبر کی پوری تفصیل ہم روزنامہ "نوائے وقت مورخہ 2 اگست 1986ء کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

"اسلام آباد یکم اگست (اپ پ) وفاقی محتسب کی جانب سے اخبارات

میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کا سختی سے نوٹس لئے جانے کے ایک سال بعد وفاقی وزارتِ تجارت نے اعلان کیا ہے کہ مغربی ممالک سے درآمد شدہ خشک دودھ میں سور کی چربی کا کوئی جز شامل نہیں ہوتا۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا خشک دودھ میں سور کی چربی کا اہم جز لارڈ شامل ہوتا ہے۔ وزارت کے مطابق پاکستان میں گیارہ مختلف برانڈ کے خشک دودھ درآمد کئے جاتے ہیں۔ جو ہالینڈ، جاپان، جرمنی، جنوبی کوریا اور کینیڈا سے آتے ہیں۔ ان ممالک میں پاکستانی سفارت خانوں نے تیار کنندگان سے وضاحت طلب کی تھی جس پر بتایا گیا کہ ان کے تیار کردہ خشک دودھ میں سؤر کی چربی کا کوئی جز شامل نہیں کیا جاتا۔ اس ضمن میں بنیاد ملائشیا کی صارفین کی تنظیم کے بیان پر تھی جن کا کہنا تھا کہ خشک دودھ مغربی ممالک میں تیار ہونے والے خشک دودھ میں سؤر کی چربی استعمال کی جاتی ہے۔

وفاقی محتسب سردار اقبال احمد خان نے اس خبر کی اشاعت کے فوراً بعد اس کا سخت نوٹس لیا اور وزارت تجارت کو اس ضمن میں فوری تحقیقات کی ہدایت کی جس کے بعد چیف کنٹرولر برآمدات نے ان فرموں سے خشک دودھ کے فارمولے حاصل کئے جن سے رپورٹ درست ثابت نہیں ہوئی۔ پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ خشک دودھ کی تیاری میں سور کی چربی کا جزو ''لارڈ'' استعمال کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ ادھر پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز لاہور نے درآمدی خشک دودھ کے نمونوں کا تجزیہ کیا ہے، جس کے بعد انہوں نے ان نمونوں میں بعض جانوروں کی چربی کی موجودگی کا پتہ چلایا ہے، تاہم وہ یہ طے نہیں کر سکے کہ یہ سور کی چربی کا جز ہے یا نہیں۔ پاکستانی سفارت

خانوں نے بھی اس ضمن میں سب کچھ درست کی رپورٹ دی ہے جس کے بعد وفاقی محتسب نے درآمدی خشک دودھ میں سؤر کی چربی کی موجودگی کے بارے میں امکانات کو ختم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہو سکی کہ خشک دودھ میں سؤر کی چربی ہوتی ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت، لاہور)

P.C.S.I.R لیبارٹریز کی غور طلب رپورٹ:

اس تفصیلی خبر میں وفاقی محتسب کے فیصلہ کے بعد گنجائش نہیں رہ جاتی کہ پاکستان کا کوئی شہری دعویٰ کر سکے کہ خشک دودھ میں سور کی چربی ہوتی ہے۔ البتہ (P.C.S.I.R) لیبارٹریز کی رپورٹ ضرور غور طلب ہے (خط کشیدہ عبارت ملاحظہ ہو) یہ مانا کہ خشک دودھ میں سؤر کی چربی نہیں ہوتی بلکہ کسی دوسرے جانور کی چربی ہوتی ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا خبر میں مذکورۃ الذکر ممالک (جاپان، ہالینڈ، جرمنی، کوریا وغیرہ) میں اسلامی طریقہ پر جانوروں کو مسلمانوں سے ذبح کروایا جاتا ہے؟ یا پھر جھٹکا کیا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ ان ممالک میں جانوروں کو غیر اسلامی طریقہ سے قتل کیا جاتا ہے اور وہ جانور مردار کے ضمن میں آتے ہیں، ان کا گوشت اور چربی بھی سؤر کی طرح حرام ہے۔ پھر ممکن ہے کہ وہ حرام جانور یعنی سؤر ہی کی چربی استعمال میں لاتے ہوں (P.C.S.I.R) لیبارٹریز کی رپورٹ کے مزید تجزیہ اور تحقیق کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی دودھ میں کسی (مردار) جانور کی چربی ہے یا پھر کیا؟ امید ہے کہ اربابِ بست وکشاد اس ضمن میں فوری نوٹس لیں گے اور باشندگان اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کو حلال دودھ مہیا کریں گے۔

ٹوتھ پیسٹ میں سؤر کی چربی:

گذشتہ صفحات میں اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ امریکی اور یورپی مما لک میں تیار ہونے والی ہونٹوں پر لگائی جانے والی لپ اسٹک (سرخی) اور ٹوتھ پیسٹ میں سور کی چربی ہوتی ہے۔ مغربی مما لک کے لوگ (یعنی غیر مسلم) سؤر کا گوشت بھی کھاتے ہیں اور چربی بھی، اس لئے ان مما لک میں تیار ہونے والی اشیاء میں ان کا پایا جانا کچھ حیرانی کی بات نہیں۔ مگر......

سؤر کی چربی کے مسلمان تاجر:

انتہائی افسوس اور حیرت میں ڈوب جانے کی بات تو یہ ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملکِ عزیز پاکستان میں ٹوتھ پیسٹ تیار کرنے والی بعض کمپنیاں بھی سور کی چربی استعمال کرتی ہیں۔ اس بات کے ثبوت میں روز نامہ ''نوائے وقت'' لاہور مورخہ 7 اگست 1986ء کے کالم سر راہے سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے پڑھیے اور ضمیر فروشوں کے فعل قبیح پر آنسو بہایئے اور دیکھئے کہ حصول دولت کی خواہش نے نام نہاد مسلمان کو کس قدر اندھا کر دیا ہے۔

''پاکستان میں مسلسل آٹھ نو برس تک اسلام نافذ کرنے کا غلغلہ رہا ہے ممکن ہے کہ اس ضمن میں کوئی چھوٹا موٹا کام بھی ہوا ہو، لیکن ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ اس ملک میں سؤر کی چربی درآمد کرنے والے تاجر بھی موجود ہیں۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال سؤر کی چربی کی درآمد پر 33 لاکھ روپے صرف ہوئے اور جب اخبارات میں اس خبر پر تعجب وافسوس کا اظہار کیا گیا اور اسے ملک وقوم کی پیشانیءِ غیرت پر

ایک بدنما داغ قرار دیا گیا، تو اس سال بھی چار لاکھ روپے سے کچھ اوپر کی چربی درآمد کی گئی۔ تتو بھبو کرنے والوں کا کہنا ہے کہ خشک دودھ میں تو چربی کی ملاوٹ کا امکان ہی نہیں البتہ ملک میں ٹوتھ پیسٹ بنانے میں استعمال کی نفی نہیں کی جا سکتی لیکن سوال تو یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک میں سؤر کی چربی کی درآمد کیا معنی؟ اور درآمد کی اجازت دینے والے کون بزرگ ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ جو لوگ ازروئے اعتقاد سؤر کو قابل احترام درجہ دیتے ہیں وہی لوگ اس کی درآمد کے مرتکب ہوں، لیکن جو لوگ سرکاری ریکارڈ مرتب کرنے اور رکھنے کے ذمہ دار ہیں، ان کے اندراج میں سؤر کی چربی کا اندازہ ہے اور جو لوگ اس کی درآمد کی اجازت دیتے ہیں خیر سے وہ بھی مسلمان ہی ہیں پھر اس کا سدباب کیسے ممکن ہے؟ کیا قومی غیرت وحمیت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جو شے نصِ قطعی سے حرام ہے چند روپوں کے منافع کی خاطر اس کو تجارت کی حد تک حلال قرار دے لیا جائے اور بعض مصنوعات میں اس کے استعمال کی اجازت بھی ہو۔(نوائے وقت، لاہور)

خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اپیل:

محترم قارئین کرام! میں نہیں جانتا کہ شائد میری یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہو۔ ویسے بھی نقار خانے میں بھلا طوطی کی آواز پر کون کان دھرتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میری ان گزارشات ومندرجات کو کوئی ذمہ دار شخص پڑھے اور کوئی اہمیت دیئے بغیر ردی کی ٹوکری میں ڈال دے مگر میں آپ سے خدا اور رسول کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنے اوپر زیادتی نہ فرمایئے، میرے آقا ومولیٰ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے اس مفہوم کو ذہن میں رکھیے کہ جس

کے شکم یا جسم پر حرام ہے اس کی نماز و دعا بھی قبول نہیں اور جسم کا جو حصہ حرام سے بنا وہ جنت میں جانے کے لائق نہیں جہنم کی آگ ہی اس کے لئے سزاوار ہے۔"

آپ خود بھی بچیں اور جہاں تک ہو سکے آتشِ جہنم سے اپنے احباب کو بھی بچائیے۔ اگر آپ اپنے ذہن پر بوجھ محسوس نہیں کرتے تو ورق پلٹیے اور آئندہ صفحات میں سوٴر اور شراب کی شرعی عقلی اور طبی نقطۂ نظر سے اس کی حیثیت اس کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب کے پروردہ شاہکاروں کے اخلاق کے نمونے بھی ملاحظہ فرمائیں تا کہ پتہ چلے کہ بے حیا اور بے غیرت جانور (سوٴر) کا گوشت کھانے والوں کے اپنے حیا کا کیا معیار رہ جاتا ہے؟

اسلام دینِ فطرت ہے اس کے تمام تر اصول و قواعد فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اسلام میں کسی بھی شے کی حلت یا حرمت محض اٹکل پچو یا قیاس آرائی کے ساتھ نہیں بلکہ ناقابلِ تردید ٹھوس دلائل پر رکھی گئی ہے، چونکہ خلاقِ عالم جل شانہٗ اپنی مخلوق کی سرشت و مزاج سے خوب واقف ہے اس لئے اس نے اشرف المخلوقات (انسان) کی غذا پر کچھ پابندیاں عائد فرما دیں۔ اسے ایسی خوراک کھانے سے سختی کیساتھ روک دیا جو کہ اس کی روح یا جسم کے لئے نقصان دہ تھی۔ ارتقاء روحانی اور جسمانی میں حائل ہونے والے مشروبات و ماکولات میں شراب اور خنزیر بھی شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

شراب:

اسے عربی میں ''الخمر'' اردو میں '' شراب''، گجراتی میں دارو بنگلہ میں ''مد'' سندھی میں داروں، انگریزی سپرٹ (۱) (Spirt) عاشق مزاج اہل فارس اسے ''دُخت''(۲) زر کہتے ہیں اور اہلِ ایمان اسے ام الخبائث کے نام سے یاد کرتے ہیں

شراب کی اقسام:

یہ ایک نشہ آور سیال مادہ ہے۔ مختلف اجزاء کے لحاظ سے اس کی بہت سی قسمیں ہیں چنانچہ بعض کتب میں شراب کی مختلف اقسام کی تعداد چھ(۶۰۰) سو تک تحریر ہے تاہم ساخت کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ''بیئر'': اس میں جزو اعظم جو وغیرہ ہوتے ہیں۔

۲۔ ''وائن'': اس قسم میں انگور وغیرہ جزو اعظم ہوتے ہیں۔

۳۔ ''سپرٹ'': یہ مقدم الذکر دونوں اقسام کو کشید یا مقطر کر کے بنائی جاتی ہے جو کہ بسبب زیادتی ''الکحل'' کے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ شراب میں جزو فعال ''الکحل'' (۳) ہوتا ہے۔ اس کی مقدار مختلف اقسام میں مختلف ہوتی ہے۔ ذیل میں بعض اقسام خمر اور ان میں ''الکحل کی مقدار درج کی جاتی ہے:

معروف نام	الکحل فی صد	معروف نام	الکحل فی صد
ٹیبل بیرَ	2 فیصد	شیری	120 فیصد
معمولی بیرَ	4 فیصد	کاگ نیگ	47 فیصد
خالص سائی ڈر	5 فیصد	جن	52 فیصد
پورٹ	6 فیصد	برانڈی	53 فیصد

۱: کتاب المفردات خواص الادویہ۔ ۲: مخزن الحکمۃ

۳: جن ادویات میں الکحل شامل ہوتا ہے گویا ان میں شراب کا جوہر شامل ہوتا ہے۔

سٹوٹ	5 فیصد	وسکی	54 فیصد
انگلش ایل	6 فیصد	رم	54 فیصد
شیم پن	11 فیصد	ڈیمی رارارم	79 فیصد
پیری	7 فیصد	سپرٹ	6 فیصد
ہاک	12 فیصد	خالص الکحل	99 فیصد

شراب انگور، کیلا، جو، گندم، گنا، سیب وغیرہ اشیاء کہ جن میں شیرینی اور اجزائے نشاستہ موجود ہوتے ہیں ان سے بنائی جاتی ہے۔اس کی اکثر اقسام مزاج کے لحاظ سے گرم خشک منشی ہوتی ہیں۔

☆اسلام کا نقطۂ نظر:

شراب حرام ہے یعنی اس کا پینا بھی حرام ہے، اس کا جسم پر ملنا بھی حرام ہے، شراب کی حرمت آیات قرآنیہ اوراحادیث نبویہ (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وسلم دائماً ابداً) سے ثابت ہے۔قرآن پاک میں ہے۔

☆ترجمہ آیاتِ قرآنیہ بسلسلۂ خمر:

(۱)۔''تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دینوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے، اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرمادو جو فاضل بچے''۔[۱] (البقرہ آیت۲۱۹)

(۲)۔''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا

[۱]، پ۲ ع۱۱، کنزالایمان

دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ، تو جانو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔''۲ (المائدہ، آیت ۹۰ تا ۹۲)

(۳)۔''اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔''۳ (النساء آیت ۴۳)

احادیث مبارکہ

(۱)۔''حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبع کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا وہ شہد کی نبیذ ہے۔ ہر وہ پینے کی چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (مشکوٰۃ رقم الحدیث 3637، بخاری رقم الحدیث 5586 مسلم رقم الحدیث 2001/67، ابوداؤد رقم الحدیث 3682 ترمذی رقم الحدیث 1863)

(۲)۔''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے جس نے دنیا میں شراب پی اور اس پر مداومت کی اور مر گیا، تو وہ آخرت میں اسے (۱) نہیں پیئے گا۔'' (۲)

(۳)۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس وقت شراب حرام ہوئی ہم انگوروں کی شراب بہت کم پاتے تھے اور اکثر ہماری شراب کچی اور خشک کھجوروں کی تھی۔ (۳)

(۴)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا''شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے یعنی کھجور اور انگور۔'' ۴

۱: وہ شراباً طہوراً کبھی نہیں پی سکے گا (واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم)

۲ (مشکوٰۃ رقم الحدیث 3638 صحیح مسلم رقم الحدیث 2003/73، بخاری رقم الحدیث 5575، ترمذی حدیث رقم 1868)

۳: مشکوٰۃ الحدیث رقم 3636، بخاری الحدیث رقم 5580، مسلم الحدیث رقم 2001/68، نسائی الحدیث رقم 5543

۴: صحیح مسلم الحدیث رقم 1958/13، ابوداؤد الحدیث رقم 3678، ترمذی الحدیث رقم 1875، نسائی الحدیث رقم 5572

(۵)۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی ہے اور وہ پانچ چیزیں ہیں جن سے شراب بنتی ہے۔انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد ہے اور وہ شراب ہے جو عقل کو ڈھانپ دے۔ [1]

(٦)۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے آیا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا جو ان کے ہاں (یمن میں) پی جاتی تھی وہ جوار سے بنتی تھی اس کو مرز کہتے تھے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نشہ آور شراب حرام ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو نشہ آور شے پیے گا اسے طینۃ الخبال پلایا جائے گا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا (فرمایا) دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔

(صحیح مسلم، الحدیث رقم 2002/72، نسائی الحدیث رقم 5709 مسند امام احمد، الحدیث رقم 361/3)

شراب بطورِ دَوا:

(۷) حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طارق بن سوید نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے (استعمال کرنے سے) منع فرمایا۔اس نے عرض کیا ہم اسے بطور دوا بناتے ہیں فرمایا وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ (مشکوٰۃ الحدیث رقم 3642 صحیح مسلم الحدیث رقم 1984/12 دارمی الحدیث رقم 2095۔مسند امام احمد۔ 331/4

---

[1]: بخاری الحدیث رقم 5588 مسلم الحدیث رقم 3032/33، ابوداؤد الحدیث رقم 3669، نسائی الحدیث رقم 5578۔

حکایت:

مزید احادیث مبارکہ نقل کرنے سے قبل ایک عبرت ناک واقعہ نقل کرتا ہوں تا کہ شراب بطور دواء استعمال کرنے والے اپنے انجام سے باخبر ہوں۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک شاگرد تھا میں اس کے پاس گیا تو وہ قریب المرگ تھا، میں نے اسے کلمہ شہادت کی تلقین کی مگر اس کی زبان کلمہ نہ پڑھ سکی۔ میں نے بار بار کوشش کی مگر وہ کلمہ شریف نہ پڑھ سکا، بلکہ اس کی زبان سے نکل گیا کہ میں اس سے بیزار ہوں۔(العیاذ باللہ)

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات کا مجھے بڑا دکھ ہوا اور میں روتا ہوا اس کے مکان سے باہر نکل گیا اس شخص کے مر جانے کے چند دن بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اسے آگ میں گھسیٹا جا رہا ہے۔ اس کے تن بدن کو آگ لگی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا نورِ ایمان کہاں گیا؟ اس نے جواباً کہا استاد مجھے ایک بیماری لاحق ہوئی میں ایک طبیب کے پاس گیا اس نے کہا کہ تو شراب پیا کر اگر تو شراب نہ پئے گا تو تیری یہ بیماری نہ جائے گی۔ چنانچہ میں نے بیماری سے بچنے کے لئے شراب نوشی شروع کر دی جس کا صلہ جو مجھے ملا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔(زواجر)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں فرماتا، پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ لوٹے (یعنی شراب پیے) تو اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی

توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر وہ پھر لوٹے (یعنی شراب پیئے) چوتھی بار اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو دوزخیوں کی پیپ کی نہر سے پلائے گا۔(۱)

شراب سے توبہ کرنے والا:

(9)۔ حضرت امام ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے باجوں، مزامیر، بتوں اور صلیبوں اور امر جاہلیت کے مٹانے کا حکم دیا اور میرے عزت و بزرگی والے پروردگار نے قسم اٹھائی ہے کہ مجھ کو میری عزت کی قسم میرے بندوں میں سے کوئی بندہ شراب کا گھونٹ نہیں پیے گا مگر یہ کہ میں اسے اتنی ہی مقدار میں پیپ (صدید) پلاؤں گا اور کوئی ایسا نہیں کہ جو اسے میرے خوف کی وجہ سے چھوڑے گا، مگر یہ کہ میں اسے پاکیزہ حوضوں (یعنی حوض کوثر اور دوسرے جنتی حوضوں) سے پلاؤں گا۔(۲)

(10)۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جوا کھیلنے والا احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(۳)

(11)۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے ہمیشہ شراب پینے والا قطع رحمی کرنے والا اور سحر (جادو) کا یقین کرنے والا۔(۴)

۱: ترمذی، الحدیث رقم 1866، احمد فی المسند 35/2، نسائی، الحدیث رقم 5669، ابن ماجہ، الحدیث رقم 3377

۲: مسند امام احمد 228/5۔ ۳: نسائی، الحدیث رقم 5672، دارمی الحدیث رقم 2094۔ ۴: اخرجہ احمد فی المسند 399/4

(12)۔ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا اگر مرجائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بت پوجنے والے کی مانند ملاقات کرے گا۔ [1]

زواجر میں ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: زانی جب زنا کرتا ہے، تو ایمان والا نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان والا نہیں ہوتا اور جب شرابی شراب پیتا ہے، تو وہ صاحبِ ایمان نہیں ہوتا۔ [2]

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یا تو نورِ ایمان کا ضائع ہوجانا ہے یا ایمانِ کامل کا نہ ہونا ہے۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

معاذ اللہ...... ماں سے بدکاری:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: (ترجمہ) یعنی یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور یہ تمام فحاشیوں (برائیوں) کی ماں ہے جس نے شراب پی، اُس نے نماز چھوڑی اور اپنی ماں یا اپنی خالہ یا اپنی پھوپھی کے ساتھ بدکاری کی۔(زواجر جلد دوم)

معاذ اللہ تعالیٰ ثم معاذ اللہ تعالیٰ! وہ کون دیوث اور بے غیرت ہوگا جو یہ برداشت کرلے گا کہ اُسے اپنی ماں، خالہ، یا پھوپھی سے بدفعلی کرنے والا کہا جائے اور وہ کون تیرہ بخت ہوگا جو مذکورہ حدیث شریف پڑھنے کے باوجود شراب پیئے گا اور شراب نوشی سے توبہ نہ کرے گا۔

---

[1]: احمد فی المسند 272/1، [2]: رواہ الشیخان

شراب کے شکاریوں پر لعنت:

اس ام الخبائث کے ضمن میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دس شخصوں پر لعنت فرمائی: (۱) بنانے والا (۲) بنوانے والا (۳) اُٹھا کر لانے والا (۴) منگوانے والا یا سنبھالنے والا (۵) پینے والا (۶) پلانے والا (۷) بیچنے والا (۸) اس کی قیمت استعمال میں لانے والا (۹) خریدنے والا (۱۰) جس کے لئے خریدی گئی ہے۔ (ترمذی، الحدیث رقم 1295، ابن ماجہ الحدیث رقم 3381)

شراب کے حرام ہونے کا واقعہ:

شراب کی تاریخ تقریباً اتنی ہی پرانی ہے، جتنی کہ انگور کی کاشت۔ کتبِ تواریخ وطِبّ سے پتہ چلتا ہے کہ انگور کی کاشت حضرت نوح علیہ السّلام سے بھی پہلے ہوئی اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام جنت سے زمین پر تشریف لائے، تو ساتھ یہ پھل بھی آ گئے جیسا کہ بعض کتب میں مذکور ہے۔ کتبِ تواریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زمانۂ قدیم ہی سے شراب نوشی عروج پر رہی۔ موجودہ بائبل میں بھی شراب نوشی کا ذکر ملتا ہے بلکہ بائبل کے عہد نامہ جدید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہلا معجزہ ہی (معاذ اللہ تعالیٰ) پانی کو شراب بنا کر پلوانا ہے۔ رسولوں کے اعمال (بائبل) میں تو شراب نوشی کا حکم دیا گیا ہے، حالانکہ یہ سب تحریف ہے اور نفس پرستوں نے محض اور محض اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات کو بگاڑا۔

خِطۂ عرب میں ظہورِ اسلام سے قبل بہت کثرت سے شراب نوشی کی جاتی تھی

حتیٰ کہ بچوں کو گھٹی میں بھی عموماً شراب ہی دی جاتی تھی۔ چونکہ اس کی حرمت کا اعلان نہیں کیا گیا تھا اس لئے پرہیز گار قسم کے لوگ تو شروع سے ہی نہیں پیتے تھے، مگر عام مسلمان شراب نوشی کر لیتے تھے۔ پھر بتدریج شراب کو حرام قرار دے دیا گیا۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (شراب حرام ہونے کے دن) ہمارے ہاں ''فضیح'' شراب کے سوا اور کسی قسم کی شراب نہ تھی۔ پس میں کھڑا ہوا ابوطلحہ اور فلاں فلاں کو فضیح پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی آ کر کہنے لگا: تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟ ان سب نے کہا کس چیز کی؟ اس نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ یہ سب بولے اے انس! اِن (شراب کے) پیالوں کو زمین پر پھینک دو اس شخص کے خبر دینے کے بعد کسی نے شراب کی بابت کچھ دریافت نہ کیا اور نہ ہی نافرمانی کی۔ [2]

تفسیر نعیمی میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دن ہمارے گھر مسلمانوں کی دعوت تھی، شراب کا دور چل رہا تھا۔ ہمارے گھر میں بہت سے مٹکے شراب کے تھے کہ اچانک منادی کی آواز کان میں آئی۔ میرے والد نے کہا انس! سن کر تو آؤ یہ کیسی منادی ہے؟ میں نے واپس آ کر بتایا کہ شراب حرام ہونے کی منادی ہو رہی ہے۔ یہ سن کر اہل مجلس کی حالت یہ ہوگئی کہ جس کے ہاتھ میں جام تھا، اس نے وہیں پٹک دیا جو مٹکے سے شراب انڈیل رہا تھا، اس نے وہیں پیالہ توڑ دیا، جس کے منہ میں تھی، اس نے کلی کر دی، جو منہ تک پیالہ لے گیا تھا اُس

---

[1]: اگر شراب کے بتدریج حرام ہونے کے تفصیلی واقعات کا مطالعہ فرمانا ہو تو ملاحظہ فرمایئے تفسیر روح المعانی جلد نمبر 1، تفسیر مظہری جلد نمبر ا، تفسیر نعیمی جلد نمبر ۲ تفسیر حسینی جلد نمبر ا خزائن العرفان، نور العرفان وغیرہم۔

[2]: بخاری شریف ۱۲

نے وہیں سے واپس کرلیا۔ پھر میں نے ڈنڈے سے سارے مٹکے توڑ دیئے اِس دن مدینہ منوّرہ کی گلیوں میں بارش کے پانی کی طرح شراب بہتی تھی سُوکھ جانے کے بعد بھی کئی ماہ تک زمین سے شراب کی بوآتی رہی۔

ع مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

سُبحان اللہ! ایسی (فوری اور مکمّل) اطاعت کی دُنیا میں مثال نہ ملے گی۔

(تفسیر نعیمی پارہ دوم)

ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ عقل وخرد کے چراغ گُل کرکے حکمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے سرِتسلیم خم کردو۔

خزائن العرفان میں ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ اگر شراب کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے، تو میں اس پر اذاں نہ کہوں گا۔ اگر دریا میں شراب ڈال دی جائے تو پھر دریا خشک ہوکر اس میں گھاس پیدا ہو تو اس گھاس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں گا۔

اللہ اکبر! گناہ سے کس قدر نفرت ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی اتباع نصیب کرے)

فقہی مسائل: [1]

انگوری شراب اور تاڑی وغیرہ مطلقاً حرام ہیں ان کا ایک قطرہ بھی پینا جائز نہیں۔ [2]

انگوری شراب اور دیگر نشے والی رقیق اشیاء میں چند فرق ہیں۔

(۱) شراب انگوری قطعی حرام ہے، اس کا منکر کافر ہے۔ (۲) اس کا کسی طرح بھی

---

[1]: اس جگہ صرف فقہ حنفیہ کے مطابق کچھ مسائل نقل کئے جارہے ہیں۔ [2]: شامی کتاب الاشربہ

استعمال جائز نہیں، جسم پر اس کی مالش بھی نہیں کر سکتے۔(۳) اس کی تجارت بھی حرام ہے۔(۴) اس کی کوئی قیمت نہیں، یعنی اس کو ضائع کرنے والے یا غصب کرنے والے پر تاوان واجب نہیں (۵) یہ نجاستِ غلیظہ ہے۔(۶) اس کے پینے والے کو ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے۔ اگرچہ نشہ کی حد سے کم ہی پئے۔ [۱]

انگوری شراب کے سوا باقی شرابیں بھی حرام ہیں یعنی ان شرابوں کا پینا بھی حرام ہے لیکن ان کی تجارت کو فقہاء کرام نے صرف اس لئے جائز قرار دیا ہے کہ یہ پینے کے سوا دیگر کاموں میں استعمال کی جا سکتی ہیں، مثلاً پالش وغیرہ بنانا یا زخموں کے لئے مرہم وغیرہ۔ [۲]

مسئلہ: خمر (انگوری شراب) کو جانوروں کے زخم پر بھی بطورِ علاج لگانا جائز نہیں۔ [۳]

مسئلہ: کافر یا بچہ کو شراب پلانا بھی حرام ہے، اگرچہ بطور دوا پلائے اور گناہ اسی پلانے والے کے ذمہ ہے۔ [۴]

مسئلہ: خمر (انگوری شراب یا کھجوری) کے سوا دیگر (مثلاً گندم، جو) کی شراب کے تلف کرنے پر ضمان لیا جائے گا۔ [۵]

شراب طبّی اور عقلی نقطۂ نظر سے:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور اسے عقلِ سلیم سے نوازا۔ اگر یہ باوجود اس کے بھی اپنے جسم وروح کے نفع ونقصان کو محسوس نہ

---

[۱]: شامی کتاب الاشربہ، تفسیرات احمدیہ سورۃ مائدہ، تفسیر نعیمی پارہ۔ [۲]: تفسیر نعیمی پارہ دوم۔ [۳]: فتاویٰ عالمگیری
[۴]: بہار شریعت۔ [۵]: تفسیر مظہری

کرے، تو پھر اس میں اور بہائم (یعنی چوپائے) میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ شراب نوشی سے نہ صرف روحِ انسانی پراگندہ ہوتی ہے بلکہ جسمِ انسانی پر بھی شراب نوشی کا تباہ کن اثر پڑتا ہے۔

نقصانات:

طب جدید کے مطابق یہ اُمّ الخبائث شراب خانہ خراب نہایت مضر صحت ہے۔ شراب معدہ میں ایک قسم کی خراش اور سوزش پیدا کرتی ہے، جس سے معدہ اور امعاء کی لعاب دار جھلی موٹی اور درشت ہو جاتی ہیں اور اس کے فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں بدہضمی، دست، پیچش وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ معدہ سے جب بذریعہ ماساریقا جذب ہو کر شراب جگر میں جاتی ہے تو اس پر بھی تحریک کا اثر کرتی ہے۔ آخر کار جگر کی باریک ساخت ضائع ہونے لگتی ہے اور جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کے معمول کے فعل میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ ورمِ جگر، ذبلِ جگر، یرقان، استسقا، ذیابیطس وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں دل اور شریانوں پر بھی شراب کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ دل دھڑکنے لگتا ہے اس کی حرکات بے قاعدہ ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات دماغی شریانیں پھٹ جاتی ہیں اور مرضِ سکتہ ہو کر انسان مر جاتا ہے۔ شراب کے اثر سے گردے بھی خراب ہو جاتے ہیں اور دماغ پر تو نہایت ہی بُرا اثر پڑتا ہے۔...... متواتر شراب نوشی سے بہت سے دماغی امراض، مثلاً ہذیان، نسیان، دردسر، دوار، لقوہ، فالج، مالیخولیا، جنون، صرع (مرگی) رعشہ، سکتہ وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ یورپ کے نامور ڈاکٹروں کا محققہ قول ہے کہ شرابی والدین کی اولاد ضعیف، نحیف اور مختلف

امراض میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد رہتی ہے۔ نیز ان کے بچے بھی امراضِ دماغی مثلاً مرگی جنون، استسقا، دماغ اور امراضِ شش مثلاً سِل اور دق وغیرہ میں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ [1]

شراب خانہ خراب چہرہ کی خوبصورتی پر بہت زیادہ تباہ کن اثرا ڈالتی ہے۔ دورانِ خون تیز ہوجانے کی صورت میں جلد کوضرورت سے زیادہ غذائیت ملتی ہے جس کی وجہ سے چکنائی کے غدودکوزیادہ کام کرنا پڑتا ہے، اس لئے بشرہ کی جلد موٹی، کھردری اور چکنی ہوجاتی ہے اور مسامات نمایاں ہوجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آنکھیں اپنی قدرتی چمک کھوکر گدلی اور دھندلی سی بن جاتی ہیں۔ [2]

اندازہ فرمایئے کہ یہ اُمّ الخبائث کتنی بیماریوں کی جڑ ہے۔ علاوہ ازیں شراب عقل کو فاسد ذہن کو مختل، احساسات کو گرم اور اچھے بھلے انسان کو بدحواس کردیتی ہے۔ آدمی کی سوچ ختم ہوجاتی ہے، اس پر ایک ہیجانی کیفیت مسلط ہو جاتی ہے اور وہ منہ سے اول فول بکتا ہے، جو بات کہنے کی نہیں ہوتی، وہ بھی کہہ دیتا ہے، ایسے حال میں وہ نہ تو فرقِ مراتب کا لحاظ رکھتا ہے نہ راز کو راز رکھ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب حالت نشہ میں ہوش وحواس ہی بحال نہ ہوں، تو اچھے بُرے کی یا ماں بہن کی تمیز کیا رہے گی؟

لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمo

☆☆☆☆☆☆☆☆

---

[1]: مخزن الحکمت [2]: کتاب المفردات، خواص الادویہ

خنزیر:

اسلام کا نقطہ نظر:

خنزیر دنیا کے نجس ترین جانوروں میں سے سرِ فہرست ہے۔اس کی گندگی اور نجاست اس قدر شدید ہے کہ خالقِ کائنات جلّ شانہٗ نے اسے رجس اور فسق فرمایا۔قرآن پاک کی متعدد آیاتِ کریمہ میں اس خبیث جانور کے حرام ہونے کا ذکر آیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ‌ۚ

(البقرہ: آیت ۱۷۳)

ترجمہ: اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مُردار اور خون اور سوٴر کا گوشت اور وہ جانور جو غیراللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ [۱]

اس آیہ کریمہ کے تحت حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"خنزیر (سوٴر) نجس العین ہے،اس کا گوشت پوست بال اور ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس اور حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں، چونکہ اوپر [۲] (یعنی آیہ مبارکہ 173 میں) کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لئے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا۔" [۳]

بہار شریعت میں ہے کہ اس کا ہر جزو حرام ہے اور یہ نجس العین ہے۔ خنزیر اور انسان کے سوا باقی حرام جانوروں کے چمڑے دباغت سے پاک ہو

---

[۱]: کنز الایمان۔ [۲]: یعنی آیت نمبر ۱۷۳ میں۔ [۳]: خزائن العرفان۔

جاتے ہیں، لیکن ان دونوں کے نہیں انسان کے شرف کی وجہ سے اور خنزیر کا نجس العین ہونے کی وجہ سے۔ ۱؎

تفسیر احمدی میں ہے: ''مردار جانور کا کھانا حرام ہے، مگر اس کا پکا ہوا چمڑا، اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے، سم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ لیکن خنزیر کے بارہ میں ہے کہ اس کا کوئی جز بھی کام میں لانا جائز نہیں۔ ۲؎

ارشادِ خداوندی ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (المائدہ: آیت نمبر ۳)

ترجمہ: ''تم پر حرام ہے مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر اللہ کا نام پکارا گیا۔............الخ............

سورۃ انعام پارہ ۸ میں ہے:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(الانعام: آیت نمبر ۱۴۶)

''تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام، مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون یا بد جانور کا گوشت، وہ نجاست ہے، یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر اللہ کا نام پکارا گیا، تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ کی خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے

۱؎ : بہار شریعت جلد نمبر ۱۵ ۲؎ : خزائن العرفان پارہ دوم۔

بڑھے، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

اس جگہ آیہ مبارکہ کے موضوعِ مضمون سے متعلقہ حصہ ہی نقل کرنے کی بجائے پوری آیہ مبارکہ اس لئے نقل کردی گئی ہے تا کہ یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ بعض صورتوں میں بقدرِ ضرورت حرام کھانا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ حالتِ اضطراری میں جان بچانے کیلئے اتنا کھانا پینا جائز ہوگا کہ جس سے جان بچ سکے۔

خزائن العرفان میں ہے:

''لیکن جب کھانے پینے کی کوئی حلال شے میسّر ہی نہ آئے اور بُھوک و پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے، اس وقت جان بچانے کے لئے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو، یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے، جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔'' [1]

تفسیرِ نعیمی میں ہے: فَمَنِ اضْطُرَّ یہ لفظ ضرٌّ سے بنا جس کے معنی ہیں تنگی اور ''ضرورت'' بھی اسی سے ہے۔ اس کا مصدر ہے ''اضطرار'' یعنی مجبور یا حاجت مند ہو جانا یا تنگی میں پھنس جانا، شرعاً اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) بھوک یا پیاس سے جان نکل رہی ہو، کوئی حلال چیز موجود نہیں۔ (۲) کوئی شخص حرام کھانے پر مجبور کر رہا ہے اور نہ کھانے پر قتل کئے ڈالتا ہے۔ (۳) سخت بیمار کو قابل طبیب نے مشورہ دیا کہ تم بجز فلاں حرام دوا کے کسی چیز سے نہیں بچ سکتے۔ ان تینوں صورتوں میں حرام کا استعمال منع نہیں، پہلی دو میں تو واجب ہے کہ نہ کھائے گا تو گنہگار مرے گا، دوا میں جائز، کیونکہ علاج کرنا ہی فرض نہیں، چہ جائیکہ حرام دوا سے کیونکہ صحت

---

[1]: خزائن العرفان پارہ دوم۔

ملنا یقینی نہیں۔ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ ''باغی'' یا تو بَغْیٌ سے بنا، یعنی خواہش یا بَغَاوَۃٌ سے یعنی زیادتی، یہاں دونوں درست ہیں، یعنی لذت کا خواہشمند نہ ہو، یا دوسرے بھوکے پر زیادتی نہ کرے کہ خود کھاجائے اور اسے مرنے دے (روح البیان) عادٍ۔ عَدْوٌ سے بنا (حد سے بڑھنا) یعنی حدِ ضرورت سے نہ بڑھے۔ اگر ایک لقمہ سے جان بچتی ہو، تو دوسرا نہ کھائے۔ جو کوئی بصورتِ مجبوری حرام استعمال کرے، تو فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اس پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ ضرورتیں حرام کو حلال کردیتی ہیں اس لئے کہ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ غفور غفر سے بنا جس کے معنی چھپانا، چھلکے کو اسی لئے غفر کہتے ہیں کہ اس سے گودا چھپا ہوتا ہے۔ رب بھی گناہوں کو چھپانے والا ہے، اسی لئے غفّار ہے، یعنی اللہ تعالیٰ گناہ بخشنے والا مہربان ہے۔ [1]

حُرمتِ خنزیر طبّی اور عقلی نُقطۂ نظر سے:

سوَر انتہائی کمینہ اور خبیث جانور ہے، یہ گندگی کے ڈھیروں پر منہ مارتا پھرتا ہے، گندگی کھاتا ہے، گندی عادات رکھتا ہے۔ شرم وحیا یا غیرت اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتی۔ راسخ العقیدہ مسلمان کو اس کے نام ہی سے گھن آتی ہے۔ اس کا مزاج حد درجہ گرم اور اس کا خون جراثیم خبیثہ کا مخزن اور اس کا گوشت روحانی وجسمانی عوارض کا مجموعہ ہے عیسائی اور سکھ اسے شوق سے کھاتے ہیں۔ [2]

نقصانات: سوَر کے گوشت کے بارہ میں جدید ترین سائنسی تجزیے حد درجہ عبرت انگیز ہیں، اس کا گوشت کھانے والوں کو خنازیر (Scrofula) کدو دانہ (کرم شکم Tapeworm) وجع المفاصل......Acute)

---

[1]: تفسیر نعیمی پارہ [2]: انگریزی میں اس خبیث جانور کے ابلے ہوئے گوشت کو بیکن (Becon) مصالحہ دار بھنے ہوئے گوشت کو پارک (Pork) اور بغیر مصالحہ والے کو ہیم (Ham) کہتے ہیں

(Rheumaism) اور فیل یا ان جیسے امراض ہو جاتے ہیں، چونکہ اس کا گوشت چربیلا، ردی الغذاء اور دیر ہضم ہوتا ہے، اس لئے تحقیق جدیدہ کے مطابق اس کے مسلسل استعمال سے امراضِ جلد، امراض جگر، آنتڑیوں کے امراض، معدہ کی خرابی، امراض قلب اور سرطان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے گوشت سے پیدا ہونے والا ایک کیڑا جسے ڈاکٹری زبان میں ''سولیم'' کہتے ہیں، خون اور آنتڑیوں سے گزر کر دماغ میں پہنچ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں مرگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی چربی کے استعمال سے خون میں ''کولیسٹرول'' بڑھ جاتے ہیں۔ جس سے شریانیں تنگ ہو جاتی ہیں اور خون کی گردش میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ فالج کا اٹیک یا امراض قلب (Diceases of the Heart) یعنی دل کا دورہ وغیرہ پڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سؤر کے گوشت میں ''ٹری کائنی'' ایک قسم کے نہایت باریک باریک کرِم پائے جاتے ہیں، گوشت کے ساتھ وہ بھی جسمِ انسانی میں چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک مرض ''ٹری کائی نوسس'' ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی علامات ہیضہ یا زہر سنکھیے جیسی ہوتی ہیں۔ اگر یہ کیڑے عضلات میں چلے جائیں تو ان میں شدید درد ہونے لگتا ہے اور اکثر اوقات فالج ہو جاتا ہے اور جب ان کرموں میں زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے تو مریض کی موت بہت حد تک یقینی ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت کھانے والوں کی جلد پر نہایت باریک سے دانے نکل کر مستقل جلدی مرض کا روپ دھار لیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی قسم کے امراض اس خبیث جانور کے گوشت میں پائے جاتے ہیں۔

آج کل 2010 میں) نہائت خطرناک اور مہلک مرض سوائن فلو (خنزیر کا نزلہ) اسی بد جانور سے انسانوں میں پھیل رہا ہے۔ جس سے بہت سی اموات واقع ہو چکی ہیں۔

چونکہ یہ جانور پرلے درجے کا بے غیرت بے شرم اور بے حیا ہوتا ہے اس لئے اس جانور کا گوشت کھانے والے بھی اسی جانور کی طرح بے غیرت، اور شرم وحیا سے عاری ہوجاتے ہیں۔

بے غیرتی وبے حیائی کے اثرات:

ہم مسلمان یہ دعویٰ ''دیوانے کی بڑ'' کے انداز میں نہیں کررہے، بلکہ آئے دن اخبارات میں شائع ہونے والے مغربی تہذیب کے شاہکاروں کے حالات وواقعات ہمارے دعویٰ پر شاہد عدل ہیں، مثلاً امریکہ اور برطانیہ جیسے ظاہراً ترقی یافتہ ممالک فخر سے بتاتے ہیں کہ وہاں پیدا ہونے والے ہر تین بچوں میں سے ایک ناجائز ہوتا ہے اور شادی کے بغیر پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ [۱] جبکہ سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے دو قدم مزید آگے بڑھائے اور قانونی ماہرین کو قانون پر نظر ثانی کرنے کو کہا، جس میں طے پایا کہ نہ صرف عام مردوں کو بازاری عورتوں کے ساتھ رہنے کی اجازت ہو بلکہ اگر بہن بھائی آپس میں جنسی تعلقات قائم کرنا چاہیں تو قانون ''بے غیرتی'' ان کو تحفظ فراہم کرے گا، یعنی والدین چاہیں بھی تو منع نہیں کرسکتے۔ [۲] ادھر امریکہ کے شہر نشویلی میں ڈپٹی جیمز نامی شخص نے اپنی سگی ماں سے شادی رچالی [۳] اور اس پر کسی کو حیرت یا اعتراض نہ ہوا۔

ملاحظہ فرمایئے کہ بے غیرت جانور کا گوشت کھانے والی قوم کی غیرت کا جنازہ نکل گیا، نہ ماں دیکھتے ہیں نہ بہن، گویا شرم وحیا نام کی کوئی شے تہذیبِ مغرب کی دوکان پر نہیں۔

---

[۱]: ملاحظہ ہو: روزنامہ جنگ لاہور، ۲۵ اگست ۱۹۸۴ء [۲]: نوائے وقت لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۸۱ء

[۳]: روزنامہ جنگ لاہور، ۲، اکتوبر ۱۹۸۴۔ خیال رہے کہ یہ نظر ثانی شدہ ایڈیشن ہے اس میں اختصار سے کام لیا گیا ہے، جبکہ پہلے ایڈیشن میں ان خبروں کے مکمل متن بھی درج تھے اور دیگر خبریں بھی۔

محترم قارئین! میں آپ کو یہی باور کروانا چاہتا ہوں کہ ابلیس لعین اور اُس کے چیلے چانٹے ایک سازش کے تحت آپ کے روحانی اقدار کے مضبوط قلعے میں شگاف ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو اللہ ربّ العزت کی عظمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اے غیور اہل ایمان بتاؤ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آل واولاد بھی اسی کردار کی حامل ہو کہ جس کی ادنیٰ سی جھلک آپ مذکورہ بالا خبروں میں بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آئندہ نسل اسی ڈگر پر چلے کہ جس پر اہلِ مغرب گامزن ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو یا آپ کی اولاد کو دوزخ کے دھکتے ہوئے کوئلوں میں دفن کیا جائے۔۔اگر آپ نہیں چاہتے اور یقیناً نہیں چاہتے تو خدارا حرام خوری سے خود بھی بچیں اور آل واولاد کو بھی بچائیں کیونکہ میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے "جسم کے جس حصے نے حرام سے پرورش پائی وہ جہنم میں جلنے کے لائق ہے قابل جنت نہیں۔ جہنم وہ جگہ ہے کہ جس کے تصور ہی سے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جہنم کی آگ تو آخر آگ ہے، وہاں جو خوراک ملے گی، اس کے متعلق قرآن کریم میں ہے۔

مفہوم ترجمہ: "یقیناً جہنم میں زقوم کا درخت گنہگاروں کی خوراک ہوگا۔ یہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا، یونہی وہ جہنمی کے پیٹ میں جائے گا، تو اس کا پیٹ اس طرح کھولنا شروع کر دیگا جیسا کہ سخت گرم پانی میں اُبال آتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس جہنمی کو پکڑو اور سختی کے ساتھ آگ میں گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ پھر اس کے سر پر شدید جوش کھاتا ہوا گرم پانی ڈالو"۔

(معاذ اللہ تعالیٰ)(الدخان آیات ۴۳ تا ۴۸)

ایک روایت میں ہے کہ جب اہلِ دوزخ کو زقوم کھلایا جائے گا تو وہ

گلے میں پھنس جائے گا (جس طرح کوئی شخص زندہ بچھو نگلنے کی کوشش کرے اور وہ اُس کے گلے میں چمٹ جائے اور ڈنگ پہ ڈنگ چلائے) تو وہ دوزخی شدتِ درد سے تڑپ اٹھے گا اور پانی کے لئے چلائے گا، اس پر اسے اہلِ جہنم کے زخموں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا جو اس قدر شدید گرم ہوگا کہ جونہی منہ کے قریب کیا جائے گا، اس کی شدت حرارت سے مُنہ کی کھال اُدھڑ کر اس پیالے میں گر جائے گی''۔

سورۂ کہف میں ہے۔ مفہوم ترجمہ: ''اور جب وہ پانی مانگیں گے تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا کہ جیسا کھولتا ہوا پگھلا تانبا ہو، وہ انکے چہرے ہی بھون کر رکھ دے گا۔'' (آیت نمبر۲۹)

سورۃ محمد میں ہے۔ مفہوم وترجمہ: ''اور اُنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو آنتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔'' (آیت نمبر۱۵)

حدیث پاک میں ہے کہ دوزخی کو پیپ (کچلہو) پلائی جائے گی۔ جب وہ مُنہ کے قریب آئے گی تو بہت ناگوار محسوس ہوگی اور جب مزید قریب ہوگی، تو چہرہ اس سے بھن جائے گا اور سر کی کھال اُدھڑ کر اس میں گر پڑے گی اور جب وہ پیے گا تو اس کی آنتڑیاں کٹ کٹ کر (پاخانے کی راہ سے) نکل جائیں گی۔'' (استغفر اللہ تعالیٰ) (مشکوٰۃ شریف)

اندازہ فرمائیے کہ جس جہنم کے پانی کا یہ حال ہے وہاں کی آگ کا عالم کیا ہوگیا؟

جنتی ماحول کی رفعتیں:

اس کے برعکس جو رضائے خداوندی کا جویاں ہو، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا حکم مانے، حرام خوری سے بچے، تقویٰ اختیار کرے اس کے لئے جنت ہے اور جنت وہ مقام ہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں اس کے مقابلہ میں

پیچ ہیں۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار بھی ہوگا اور قرب بھی میسّر آئے گا۔ نیز اہلِ جنت کے لئے ہر وہ شے میسر ہوگی جس کی وہ تمنا کریں گے۔ قرآن پاک میں ہے۔

مفہوم وترجمہ: ''اور اس (جنت) میں (ہر وہ شے) جس کو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت اور سرور ملے اور (اے اہل ایمان) ''تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ (زخرف آیہ مبارکہ نمبر ۷۱ پارہ ۲۵)

قرآن کریم کی متعدد آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ کے مفہوم سے یہ بات عیاں ہے کہ جنت ہر قسم کے خوش ذائقہ اور خوش رنگ پھلوں اور دل آویز خوشبودار، خوش نما پھولوں سے لدا ہوا ایک ایسا باغ ہے کہ جس میں کبھی خزاں نہیں آتی جس میں اہل ایمان کے لئے انتہائی خوبصورت سونے چاندی اور موتی کے محلات بنائے گئے ہیں۔ جنت میں جابجا دودھ، شہد، ٹھنڈے اور میٹھے فرحت بخش خوشبودار مشروبات کی نہریں رواں دواں ہیں، وہاں ایسے ایسے انواع واقسام کے لذیذ اور پر لطف کھانے کہ جن کو کسی نے چشمِ تصور میں بھی نہیں دیکھا، وہ ہر وقت تازہ بہ تازہ اہل جنت کے لئے موجود ہیں۔ جنت میں مسہریاں اور تخت بچھے ہیں۔ ان پر دبیز ریشم کے گدے رکھے گئے ہیں، اُن پہ اہلِ یمان تکیہ لگائے جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے، جب کہ جنت کے حور وغلمان جو ایسے حسین وجمیل ہیں کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا، وہ اہل ایمان کی دل وجان سے خدمت کے لئے دست بستہ حکم کے منتظر تیار کھڑے ہوں گے۔ وہاں پہ نہ تو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ ہی پاخانہ کی۔ نہ تو ناک کی رینٹھ ہوگی نہ ہی کان کا میل۔ نہ تو بغل وغیرہ سے بو آئے گی نہ ہی گندہ ذہنی، نہ تو جسم کا میل کچیل ہوگا، نہ ہی کپڑے کا

پرانا یا میلا ہونا، نہ تو کسی قسم کی بیماری ہوگی نہ ہی بڑھاپا نہ تو کسی قسم کی کوئی پریشانی ہوگی اور نہ ہی کبھی موت آئے گی۔ نہ تو وہاں لڑائی جھگڑا ہوگا نہ ہی فضول گوئی۔

بلکہ اللہ ربّ العزت کے ارشادِ گرامی سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم۔ کے مصداق ربّ کریم کی رحمت ہی رحمت اور اس کی طرف سے سلامتی ہی ہوگی۔ غرضیکہ جنت مقام رحمت وسکون اور دوزخ مقامِ وحشت ومصیبت ہے۔

اب آپ ہی فرمایئے کہ کیا حرام خوری سے اس دنیا کا عیش وآرام کہ جس کا بدلہ جہنم ہے، وہ بہتر ہے یا پھر حرام خوری اور گناہ سے بچنا (کہ دُنیا میں خواہ تکلیف ہی ہو مگر) بدلہ جنت کا آرام وسکون ہے، وہ بہتر ہے۔ انتخاب آپ خود فرمایئے!

روزمرہ معمولاتِ زندگی میں احتیاط:

اس کتاب کی اشاعت کے بعد بہت سے احباب نے رابطہ فرمایا کہ بتایا جائے ہم کون سا صابن استعمال کریں یا کون کون سی مزید احتیاط کریں۔ اس لئے ضروری تھا کہ قارئین کرام کی خدمت میں کچھ وضاحتیں پیش کردی جائیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارا دین اسلام دین فطرت ہے اس کے سارے اصول و تقاضے عین فطرت کے مطابق ہیں اس نے ہمیں کسی ایسی بات کا مکلّف نہیں بنایا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ آپ کوئی سا بھی صابن استعمال کریں بس احتیاط یہ کریں کہ صابن کا کوئی جُرم (ذرہ) کپڑے یا جسم پر باقی نہ رہے جسم کو پانی سے اچھی طرح دھولیں اور کپڑے کو اچھی طرح صاف پانی میں کھنگال لیں۔ جس طرح انسان کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگ جائے تو اچھی طرح دھولینے سے بدن یا کپڑا صاف ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ناپاک چربی والے صابن کے پوری طرح دھل جانے سے پاکیزگی حاصل ہوجاتی ہے البتہ احتیاط اس میں یہ ضروری

ہے کہ اگر ٹب وغیرہ میں پانی ڈال کر غسل کیا جا رہا ہو تو ٹب میں غسل کرتے وقت چھینٹے نہ گرنے پائیں ورنہ سارا پانی متاثر ہو جائے گا اور غسل صحیح نہیں ہو گا۔ایسی صورت میں ٹب والے پانی سے غسل کرنے کے بعد صاف پانی تین مرتبہ اپنے پورے جسم پر بہالیں۔یوں ہی اگر کپڑا کھنگالتے ہوئے پانی میں صابن کے اثرات آ گئے ہیں تو وہ پانی صاف نہ رہا اس میں بھیگنے والا کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔

عام تقریبات میں برتنوں کی صفائی

شادی بیاہ یا دیگر تقریبات میں عموماً کرائے کے برتن منگوائے جاتے ہیں جن کو دھونے کے لئے عموماً ٹب وغیرہ میں پانی ڈال کر اس میں کوئی واشنگ پاؤڈر یا کیمیکل ملا دیا جاتا ہے پھر ایک ایک کر کے سارے برتن اسی میں سے گزار کر قریب پڑے دوسرے ٹب کے صاف پانی میں دھوتے چلے جاتے ہیں یوں سارے کے سارے برتن بس ان ہی دو ٹبوں کے موجود پانی میں ڈبو کر صاف سمجھ لئے جاتے ہیں۔غور فرمائیں اگر سب برتنوں میں ایک برتن بھی ناپاک ہوا تو ٹب کا پانی بھی ناپاک ہو گیا اور یوں اس پانی سے دھلنے والا ہر برتن ہی ناپاک ہو گیا۔پھر یہ کرائے کے برتن بلا تمیز ہر مسلم و غیر مسلم کو فراہم کئے جاتے ہیں اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ غیر مسلم کا ہاتھ وغیرہ لگنے سے کوئی شے ناپاک نہیں ہوتی البتہ غیر مسلم کا پسینہ اور تھوک وغیر (سب رطوبتیں) ناپاک ہیں۔ظاہر ہے کہ کوئی بھی مشروب پیتے وقت یا چمچ سے کھانا کھاتے وقت گلاس، کپ یا چمچ وغیرہ کو یقیناً تھوک لگتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر ہر برتن کو الگ صاف پانی سے دھویا جائے۔عموماً یہی حال عام ہوٹلوں پر ہوتا ہے وہاں بھی بغیر کسی تمیز کے سبھی لوگ مسلم و غیر مسلم کھانا کھاتے اور چائے وغیرہ پیتے ہیں۔برتنوں کے دھونے کا خاص اہتمام اس جگہ بھی کم ہی دیکھنے

میں آیا ہے، بس ایک ہی برتن میں پانی ہوتا ہے اس میں سب برتن دھو لئے جاتے ہیں اور پھر پلیٹوں پر ایک ہی کپڑا (جس کو صافی کا نام دیا جاتا ہے) پھیر دیا جاتا ہے۔ان سب مقامات پر برتنوں کی صفائی پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

حلال کو حرام کہنا حرام ہے:

مذکورہ بالا مضمون پڑھ کر کوئی شوقیہ مفتی صاحب فتویٰ نہ لگا دے کہ تقریبات یا ہوٹلوں کا کھانا حرام ہوتا ہے کہ وہاں کے برتن ناپاک ہوتے ہیں نہیں بھائی ایسے نہیں بلکہ یہ احتیاط حصول تقویٰ کے لئے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ذی شان ہے کہ:

حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان کچھ ایسے امور ہیں جن میں شبہ پایا جاتا ہے۔ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے جس کسی نے اپنے آپ کو ان شبہ والی چیزوں سے بچا لیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا جو شبہات میں پڑا حرام میں واقع ہوا جیسے چرواہا چراگاہ کے قریب چراتا ہے (وہ اپنے جانوروں کو اس مخصوص چراگاہ میں نہیں جانے دیتا پھر بھی) ممکن ہے کہ اس کے جانور اس (ممنوعہ) چراہ گاہ میں داخل ہو جائیں۔خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراہ گاہ ہے (یعنی ایسی محفوظ جگہ ہے کہ جہاں کسی کو داخلہ کی اجازت نہیں) خوب سن لو! اللہ تعالیٰ نے مخصوص اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔(یعنی ان کے استعمال کی اجازت نہیں) اچھی طرح یاد رکھو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس وقت وہ درست ہوتا ہے سارا جسم درست ہوتا ہے جب وہ بگڑ جاتا ہے سارا بدن بگڑ جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔(صحیح بخاری رقم الحدیث 52،ترمذی رقم الحدیث 1205 صحیح مسلم رقم الحدیث 107-1599،ابوداؤد رقم الحدیث 3329)

لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی شے کوحرام قرار دینے کے لئے نص قطعی یعنی قرآن وسنت سے واضح ثبوت کی ضرورت ہے محض اٹکل پچو، تخمینہ یا شک کی بنیاد پر کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جا سکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

یَاۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ o وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ o (المائدہ 88-87)

”اے ایمان والوان پاکیزہ چیزوں کوحرام قرار نہ دوجن کواللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دے دیا ہے اور حد سے آگے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اور کھاؤ اس رزق سے جو اللہ تعالیٰ نے تم کوحلال اور پاکیزہ عطافرمایا ہے اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔“(88-5/87)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمودہ اشیاء کوحرام قرار دینا حد سے تجاوز کرنا اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی ہے اور اسی طرح جن اشیاء کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دے دیا ان کو حلال کہنا بھی بدترین جرم ہے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا” اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار خنزیر اور بتوں کو (یعنی ان سب کا استعمال کرنا اور ان کو) بیچنا حرام قرار دیا ہے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایئے مردار کی چربی کا کیا حکم ہے کیونکہ اس

کے ساتھ کشتیاں پالش کی جاتی ہیں، چمڑے کو چکنا کیا جاتا ہے اور اس سے گھروں میں چراغ روشن کئے جاتے ہیں (کیا یہ جائز ہے) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ حرام (یعنی اس کی خرید وفروخت اور استعمال سب حرام ہے) پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر (بعض) چربی حرام قرار دی تو انہوں نے اس کو پگھلایا اور بیچ کر قیمت کھا گئے۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث 2236، ابو داؤد رقم الحدیث 3486، صحیح مسلم رقم الحدیث 1581-71 ترمذی رقم 1297)

حلال وحرام کے بارہ میں علم رکھنا اور شک کی صورت میں تسلی کیلئے تحقیق کر لینا، ایک اچھے مسلمان کی نشانی ہے کہ حضرت سیّدنا ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ جو کچھ لے رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام (یعنی حلال وحرام کی تمیز کئے بغیر مال دنیا جمع کرے گا)۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث 2059)

اسی طرح حضرت سیّدنا امام حسن بن حضرت سیّدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی خوب اچھی طرح یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز تجھے شک میں ڈالتی ہو اسے چھوڑ اس چیز کو اختیار کر لو جو شک میں نہ ڈالے اور صدقِ دل اور اطمینان قلب کا باعث بنے جبکہ جھوٹ، باطل، شک اور تردّد کا باعث ہوتا ہے۔

(احمد، 200/1 ترمذی رقم الحدیث 2518، نسائی رقم الحدیث 5711 دارمی رقم الحدیث 5232)

دودھ میں مضرِ صحت اور نہائت خطرناک
کیمیکلز کی ملاوٹ کا انکشاف

ہمارے ہاں سب سے زیادہ ملاوٹ دودھ میں ہوتی ہے۔ دودھ روزمرہ کے استعمال کی اور ہر گھر کے استعمال کی شے ہے۔ چھوٹے بچوں کو ماں کے دودھ سے ہٹانے کے لئے کئی ماہ تک بلکہ کئی سال تک اپنی غذا میں دودھ کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمارے ہاں چائے پینے کا کلچر اس قدر عام ہو گیا ہے کہ تمام طبقے اور ہر معیار زندگی کے لوگ دن میں کم از کم ایک مرتبہ چائے ضرور پیتے ہیں اور چائے دودھ کے بغیر تیار نہیں ہوتی۔ دہی دودھ سے تیار ہوتا ہے۔ پاکستان دودھ کی پیداوار کے حوالے سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ گائے بھینسوں سے ہر سال اربوں لیٹر دودھ حاصل کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں ایسا ونڈا بھی تیار ہونے لگا ہے جسے دودھ دینے والی گائے بھینسوں کو کھلانے سے زیادہ مقدار میں دودھ حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے ان گائے بھینسوں کی صحت بھی خراب ہوتی ہے اور اس طرح مصنوعی اور غیر فطری انداز میں گائے بھینسوں کے اندر دودھ کی مقدار بڑھا کر حاصل ہونے والے دودھ سے انسانی صحت پر بھی اچھے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ ایسے انجکشن بھی تیار ہو گئے ہیں جو گائے بھینسوں کو لگا کر ان سے زیادہ دودھ حاصل کر لیا جاتا ہے۔ یہ انجکشن باویو ہارمون کا ایک قطرہ انجکشن کی صورت میں دودھ دینے والی گائے بھینس کو لگا کر ان سے دودھ کی زیادہ پیداوار حاصل کر لی جاتی ہے یہ بائیوین ہارمون حیوان کے جگر میں انسولین جیسا ایک ہارمون ہے۔ اس سے جانور کا دودھ بڑھ جاتا ہے لیکن اس دودھ کے استعمال سے کینسر کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ فیصل آباد (بلکہ ہر شہر) میں مضافات سے گوالے دودھ لا کر گھر گھر فروخت کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی عطا کردہ اس عظیم غذا کو کن

کن اشیاء کی ملاوٹ سے داغدار کرتے ہیں۔اس کا تذکرہ دودھ استعمال کرنے والوں کی طبیعتوں پر یقیناً گراں گزرے گا۔دودھ میں سے کریم الگ کروالی جاتی ہےاور یہ وہ بات ہے جو دودھ خریدنے والوں کو بھی معلوم ہے۔البتہ وہ اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ دودھ میں انہیں گھی کی جھلک نظر آتی رہتی ہے وہ نہیں جانتے کہ گوالے بسا اوقات دودھ میں سے کریم نکالنے کے بعد اس میں گھٹیا قسم کا کھانے کا گھی اور تیل شامل کر کے چکنائی کی جھلک پیدا کردیتے ہیں۔کریم نکالے دودھ میں پانی ڈال کر اس میں سنگھاڑوں کا سفوف شامل کر دیا جاتا ہے۔ہر گوالا دودھ میں فارملین کا استعمال ضرور کرتا ہے۔یہ ایک ایسا کیمیکل ہوتا ہے جس کا ایک قطرہ چار لیٹر دودھ کو 48 گھنٹے تک محفوظ رکھتا ہے۔ڈاکٹر لوگ اس کیمیکل کے استعمال سے لاشیں سڑنے سے بچاتے ہیں۔کچھ گوالے دودھ میں میلائن نام کا ایک دوسرا کیمیکل بھی ملاتے ہیں جو اشیاء کو چمک دار بنانے کے کام آتا ہے۔اس کی ملاوٹ سے دودھ کی رنگت میں دیکھنے والے کے لئے کشش پیدا ہو جاتی ہے۔کریم نکلے دودھ کو گاڑھا کرنے کیلئے اس میں پنسلین ، بال صفا پاوڈر، شیمپو، ہائیڈروجن پر آکسائیڈ، ڈیٹرجنٹ، گلوکوز، خشک دودھ اور متعدد دوسری اشیاء کی ملاوٹ کرتے ہیں۔گویا دودھ کے کاروبار سے وابستہ لوگوں کے پاس دودھ میں تھوڑی یا زیادہ سطح کی ملاوٹ کرنے اور دودھ کو کئی کئی دنوں تک خراب ہونے سے بچانے کا اچھا خاصا سازوسامان موجود ہوتا ہے۔ناخالص دودھ کے استعمال سے انسانوں کو بہت سے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔اکثر ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔امراض قلب اور گردہ کے دیگر امراض ملاوٹ شدہ دودھ سے پیدا ہوتے ہیں۔

(رپورٹ: روزنامہ نوائے وقت، تحقیق: احمد کمال نظامی 6 جنوری 2010ء)

ایریا منیجر کی گواہی:

نوائے وقت میں مذکورہ بالا مضمون شائع ہونے سے بہت عرصہ قبل میرے ایک دوست جو پاکستان میں ٹیٹرا پیک دودھ اور جوس وغیرہ سپلائی کرنے والی ایک بڑی اور معروف کمپنی کے ضلع بہاولنگر میں ایریا منیجر ہیں انہوں نے بھی بتایا تھا کہ ہمارے مراکز (یعنی کمپنی کے کولیکشن سنٹرز) پر جو دودھ گوالے دے کر جاتے ہیں یا بعض گھروں والے جو دودھ لے کر آتے ہیں ان میں بھی اسی قسم کے کیمیکلز شامل ہوتے ہیں میں نے ان سے سوال کیا تھا آپ ایسا دودھ کیوں لیتے ہیں جو مضر صحت ہوتا ہے اور آپ کو معلوم بھی ہوتا ہے کہ اس میں کئی قسم کے کیمیکلز شامل ہیں تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ کمپنی نے ہمیں ایک معیار دیا ہے ہم اس کے مطابق دودھ کو چیک کرتے ہیں اگر دودھ اس معیار پر پورا اترے ہم قبول کر لیتے ہیں ایسے دودھ کو ٹھکرانے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے دراصل لوگ پہلے دودھ سے کریم وغیرہ نکلوا لیتے ہیں پھر اس میں پانی ملاتے ہیں اس کے بعد اس کو خراب ہونے سے بچانے اور ہمارے مقرر کردہ معیار تک لانے کے لئے ان کو کیمیکلز کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ چونکہ یہ گفتگو میرے اور اس ایریا منیجر صاحب کے درمیان ہوئی تھی اس لئے اسی کو دلیل بنا کر اسے شائع نہیں کیا جا سکتا تھا اب جبکہ پاکستان کے معروف جریدہ روزنامہ نوائے وقت میں یہ مضمون شائع ہوا تو اس ناچیز نے کئی سال پہلے ہونے والی اس گفتگو کو بھی شامل اشاعت کر دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رحمت کے تصدق ہم سب اہل ایمان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ابلیس لعین کی مکروہ سازشوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین!